سیرت مدار اعظم

افادات

مفتی فیض احمد اویسی

باہتمام:

ریاض الحق علوی قادری

MAKTABA ALVIYA

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

سیرت مدار اعظم

افادات

مفتی فیض احمد اویسی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نــــــــــــــام:

سیرت مدار اعظم

از قـــلـــــــــم:

مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالی

سَنہ اشـــــاعت:

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

FEBRUARY 2023

صـــفحات:

72

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے

عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے

گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

Sabiya Virtual Publication
Powered By Abde Mustafa Official

پہلے اسے پڑھ لیجیے

حامدو مصلیا و مسلما

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ لیکن تبلیغِ دن کا سلسلہ جاری رہے اِس واسطے کچھ نیک صفت بندوں کو چن لیا تا کہ ان کے ذریعے دین کی نشر و اشاعت ہو اور مخلوق خدا کی رہنمائی ہوتی رہے۔ ان نیک صفت بندوں کو ہم اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

کئی اولیاء کرام ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنی پوری پوری زندگی دین کی تبلیغ کے لیے صرف کر دی اور تا دم آخر لوگوں کو دین سکھاتے رہے، ان کے ظاہر و باطن کو صاف کرتے رہے، دلوں کے زنگ کو دور کر کے دل کو مدینہ بناتے رہے، عشق مصطفی ﷺ کا جام پلاتے رہے، لوگوں کی دنیا و آخرت سنوارتے رہے، انہیں اولیاء کرام میں ایک نام حضرت قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ملتا ہے جو کہ حسنی حسینی سید ہیں اور سلسلۂ طیفوریہ کے قدیم بزرگ و سلسلۂ بدیعیہ مداریہ کے بانی ہیں۔

جس وقت بر صغیر میں ہر طرف لوگ کفر و شرک کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے دور دور تک کوئی اسلام کو جاننے والا نہ تھا خدا اور رسول ﷺ کا نام لینے والا نہ تھا ایسے پر فتن دور میں حضرت قطب المدار اپنے نانا جان رحمت عالمیان ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ملک عرب سے چل کر ملک مکنپور شریف ضلع کانپور اتر پردیش کی سرزمین پر تشریف لائے۔

یوں تو آپ نے کئی ممالک کئی شہر کئی قصبوں میں تبلیغی دورے کئے، جنگلوں بیابانوں صحرائوں میں سنگلاخ پہاڑوں میں مجاہدے کئے۔

جب آپ کسی جگہ اپنی عبادت و ریاضت کے سلسلے میں چالیس چالیس دن تک چلہ کرتے عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے اپنے معمولات سے فرصت پاکر جب آپ حجرہ سے باہر تشریف لاتے تو چہرۂ مبارک انوار و تجلیات سے منور ہوتا کہ جسے دیکھ کر لوگ تاب نہ لاتے اور بہت سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے۔

اس طرح آپ نے اپنے دینی و تبلیغی کام کے ذریعے لاتعداد لوگوں کو مسلمان بنایا، بے شمار لوگوں نے آپ کے مبارک ہاتھوں پر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور راہ راست پر آگئے۔ آج بھی پوری دنیا میں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین

احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب چلے، خانقاہیں، عبادت گاہیں، مثلاً مدار ٹیکری، مدار گیٹ، مدار باوڑی، مدار محل، مدار مسجد وغیرہم موجود ہیں اور لوگ ان سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

الحمد اللہ فقیر نے چند روز قبل حضرت قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر اویس زماں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کی تحریر پڑھی دل بڑا خوش ہوا اور سوچا کہ کیوں نا اس تحریر کو کتابی شکل دے دی جائے تاکہ قارئین کرام کے لیے علمی تحفہ ثابت ہو۔

اس سلسلے میں عبد مصطفیٰ آفیشل کے بانی صابر اسماعیلی صاحب المعروف عبد مصطفیٰ سے گفتگو ہوئی (جو کہ ایک متحرک و فعال شخصیت ہیں دینی و علمی کام کی نشر و اشاعت میں بڑا شغف رکھتے ہیں) حضرت نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے لبیک کہا اور رسالے پر کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عبد مصطفی صاحب کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آپ کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مزید دین و سنیت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس رسالے کو شائع کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ

ہمارے جلسوں میں محفلوں میں حضرت قطب المدار کا ان کی سیرت کا ان کی دینی تبلیغی خدمات کا کوئی ذکر نہیں ہوتا، ہم نے ہمارے بزرگوں اسلافوں کے کردار کو فراموش کر دیا ان کی تعلیمات کو بھلا دیا ہمیں پتہ ہی نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کس قدر مصیبتوں تکلیفوں کو برداشت کر کے یہ دین ہم تک پہنچایا۔

یہی وجہ ہے کہ آج قوم مسلم کے نوجوان کرکٹر، فلم اسٹار، ناچنے گانے والے بیہودہ لوگوں کے نام تو بخوبی جانتے ہیں لیکن اپنے بزرگوں کے نام سے واقف نہیں ہوتے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ قوم مسلم دین سے دور ہوتی چلی جارہی ہے اور ذلت ورسوائی کا سبب بن رہی ہے۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

قارئین کرام: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگوں کو یاد رکھیں ان کے کردار کو

اپنائیں ان کے مشن کو فراغ دیں۔

ہر سال جمادی الاول کی 17/16/15 /تاریخوں میں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ پوری دنیاے سنیت میں منایا جاتا ہے، آپ حضرات بھی اپنے اپنے گھروں، محلوں، قصبوں، شہروں میں ایصال ثواب کا اہتمام کریں ان کی یاد منائیں ان کی دینی خدمات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں اور ان کے نام سے لوگوں کو کھانا کھلائیں مسجدوں مدرسوں لائیبریریوں میں تحفۃً کتابیں تعاون کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ! ہم سب کو علم دین حاصل کرنے دوسروں کو سکھانے اور خود اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے بزرگانِ دین کے فیضان سے مالامال فرمائے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم

احقر شاہ محمد ریاض الحق علوی قادری

خادم: علوی سنی اسلامک سینٹر

ھیڈ آفس: دارالعلوم علویہ قادریہ ایجوکیشن اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ سریگام بھیلاڑ گجرات

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالی عنہ

افاضات: حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان حافظ

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپور نوراللہ مرقدہ

فقیر نے حضرت الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ کی کتاب "اخبارالاخیار" شریف کے ترجمہ کے دوران حضرت زندہ شاہ مدار کے احوال پڑھے تو تجسس ہوا کہ ان کے تفصیلی حالات معلوم کئے جائیں مختلف ذرائع سے ان کی زندگی کے جو بھی گوشے سامنے آئے فقیر جمع کرتا رہا یوں ایک مستقل کتاب بن گئی جو نذر قارئین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہ، کے روحانی فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالامال فرمائے۔

آمین بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پنجاب پاکستان۔

سرزمین ہند کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ یہاں ہزارہا اولیاء اللہ کے قدوم بابرکت نے اس گلستان کو شرف وزینت بخشا۔ ان اولیاء اللہ میں حضرت سید شاہ بدیع الدین احمد المقلب بہ حضرت قطب المدار، زندہ شاہ مدار کا نام نامی بھی ہے۔

اسم گرامی کنیت والقاب

سید بدیع الدین احمد ہے کنیت ابوتراب ہے بعض ممالک میں احمد زندان صوف کے نام سے مشہور ہیں، اہل تصوف اور اہل معرفت و حقیقت آپکو عبداللہ قطب المدار فردالافراد کہتے ہیں "مدار عالم، مدار دوجہاں "مدارالعالمین' شمس الافلاک آپکے القابات ہیں برصغیر ہندوپاک میں زندہ شاہ مدار اور زندہ ولی کے نام سے زیادہ شہرت حاصل ہے۔

ولادت باسعادت

آپکی ولادت باسعادت صبح صادق کے وقت پیر کے دن یوم عیدالفطر یکم شوال المکرم سنہ دوسوبیالس ہجری (242 مطابق856)عیسوی میں عباسیہ دور حکومت میں ملک شام کے شہر حلب میں محلہ جنار "میں ہوئی" صاحب عالم" سے سن ولادت کی تاریخ نکلتی ہے والدماجد کا نام نامی سید قاضی قدوۃ الدین علی

حلبی ہے اور والدہ ماجدہ سیدہ بی بی فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ سے مشہور ہیں۔

آپ حسنی حسینی سید ہیں۔

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالی اپنا حسب ونسب ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

اناحلبی بدیع الدین اسمی۔بامی وامی حسنی حسینی جدی مصطفٰے سلطان دارین۔ محمد احمد ومحمود کونین (الکواب الدراریہ)

میں حلب کا رہنے والا ہوں میرا نام بدیع الدین ہے،ماں کیطرف سے حسنی اور باپ کی طرف سے حسینی سید ہوں، میرے نانا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی تعریف دو جہاں میں کی جاتی ہے۔

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں آپکا شجرہ نسب اسطرح نقل فرمایا ہے کہ آں (زندہ شاہ مدار) اجلہ ازاولاد امجاد حضرت علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ واسم پدرآں عالی قدر سید علی حلبی ابن سید بہاء الدین ابن سید ظہیر الدین ابن سید احمد ابن سید محمد ابن سید اسماعیل ابن سید امام الائمہ جعفر صادق ابن سید امام الاسلام سید باقر ابن سید امام الدارین زین العابدین ابن امام الشہداء امام حسین ابن امام الاولیاء۔

یعنی حضرت قطب المدار حضرت سید مولا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد میں سے بہت بڑی ہستی کے مالک ہیں آپکے والد ماجد کا شجرہ نسب یہ ہے سید علی حلبی ابن سید بہاء الدین ابن سید ظہیر الدین ابن سید احمد ابن سید محمد ابن سید اسماعیل ابن. سید امام الائمہ جعفر صادق ابن امام الاسلام سید باقر امام الدارین امام زین العابدین ابن امام الشہداء امام حسین ابن امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

والدہ ماجدہ کی طرف سے نسب نامہ

والدہ ماجدہ کا نام نامی فاطمہ ثانیہ عرف فاطمہ تبریزی دختر سید عبد اللہ ابن سید زاہد ابن سید ابو محمد ابن سید ابو صالح ابن سید ابو یوسف ابن سید ابوالقاسم ابن سید عبد اللہ محض ابن حضرت سید حسن مثنی ابن امام العالمین حضرت سید امام حسن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پیدائش کے وقت کرامات کا ظہور

آپ جب شکم مادر سے اس جہاں میں جلوہ بار ہوئے تو روئے انور کی تابانی سے وہ مکان جگمگا اٹھا جس میں آپ پیدا ہوئے پیدا ہوتے ہی جبین نیاز کو خالق بے نیاز کی بارگاہ میں بہر سجدہ جھکا دیا زبان حق نوا سے یہ صدا بلند ہوئی۔ لاالہ الا

اللہ محمد رسول اللہ

حضرت ادریس حلبی جوایک صاحب کشف وکرامت بزرگ ہیں روایت فرماتے ہیں کہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ، جب اس عالم گیتی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا توروح پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع جملہ اصحاب کبار وائمہ اطہار خانہ علی حلبی میں جلوہ افروز ہوئے اور سید علی حلبی اور فاطمہ ثانیہ کوسعید بیٹے کی ولادت کی مبارکباد دی اور ہاتف غیب سے ندا ہوئی ھذا ولی اللہ ھذا ولی اللہ کا مژدہ سنایاشاھدان بار گاہ لایزال نے اپنے لوح دل پر ان مبشرات کو نقش کرلیا اور آپ سعید ازلی قرار دیئے گئے۔

تعلیم وتربیت

اللہ تعالی جسکواپنابرگزیدہ بناتا ہے اور اپنی محبوبیت کے لیے انتخاب فرماتا ہے اسکی تعلیم وتربیت کے لئے بھی بہترین انتظام فرماتا ہے چناچہ جب حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالی عنہ کی عمر چار سال چار مہینہ اور چار دن کی ہوئے توسلف صالحین کی سنت کے مطابق والد گرامی نے آپکو بسم اللہ خوانی کے لیئے قطب ربانی شیخ وقت حضرت حزیفہ مرعشی شامی متوفی ..276.ھ کی خدمت میں پیش

کیا۔ استاذ محترم نے حق استاذی ادا کیا. ابتداء تعلیم سے لیکر شریعت کے تمام علوم وفنون سے آراستہ و پیراستہ کیا جب آپکی عمر مبارک 14 ،سال کی ہوئی تو علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپکو مہارت تامہ حاصل ہو چکی تھی -حافظ قران مجید ہونے کہ ساتھ ساتھ آپ تمامی آسمانی کتابوں خصوصا توریت زبور انجیل، کے بھی حافظ وعالم تھے -(تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام)

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بعض علوم نوادر مثلا ھیمیا، سیمیا کیمیا اور ریمیا میں کامل دسترس رکھتے تھے -

(لطائف اشرفی فارسی.. ص354/ مطبوعہ نصرت المطابع دہلی)

بیعت وخلافت

ظاہری علوم سے فراغت کے بعد سعادت ازلیہ نے جذب دروں کو علم باطن کے حصول کہ لیے پابہ اشتیاق کردیا- جذبہ شوق نے زیارت حرمین شریفین کے لیے قدم بڑھایا- والدین کریمین سے اجازت طلب کی اور عازم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہوگے -جب وطن سے باہر نکلے تو منشاے قدرت نے حریم دل سے صدادی کہ اے بدیع الدین! صحن بیت المقدس میں تمھاری مرادوں کا کلید لئے ہوے سرگروہ اولیاء حضرت بایزید بسطامی سراپا انتظار ہیں-آپ نے عزم کے

رہوار کو بیت المقدس کی طرف موڑ دیا-259، ھجری میں سلطان الاولیاء حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی قدس سرہ السامی نے صحن بیت المقدس میں نسبت،صدیقیہ،طیفوریہ،وبصریہ،طیفوریہ سے سرفراز فرمایا اور اجازت وخلافت کا تاج سرپر رکھ کر حلہ باطن سے آراستہ وپیراستہ فرمایا-تھوڑی مدت تک مرشد برحق کی معیت میں رہکر عرفان کی نعمتوں سے مستفیض ومستفید ہوتے رہے-ذکرواشغال اورادو وظائف اور ریاضات ومجاہدات کے ذریعے طریقت وحقیقت اور سلوک کی منزلوں اور معرفت کے اسرارورموز کے مقامات کو طے کرتے رہے مرشد برحق نے ذکر دوام اور حبس دم کی بھی تعلیم فرمائی۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال

مرشد برحق نے مرید صادق کو عرفان حق اور مشاہدات حقیقت کا ایسا لطیف احساس اور سلیم جذبہ عطافرمایا کہ آپ مشاہدہ ذات الہی اور ادراک صفات لامتناہیہ میں محو ومستغرق رہنے لگے-دوسواکسٹھ ہجری کا سورج اپنے آٹھویں برج میں قدم رکھ چکا تھا چودھویں رات کا چاند اپنی پرشباب چاندنی سے جبین کائنات کو منور وروشن کر چکا تھاداعی اجل نے حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ کے درزیست پر دستک دی اور عالم وقرب واقرب میں حضوری کا دعوت

نامہ پیش کر دیا یکم شعبان المعظم 261ہجری مطابق 875ء میں اس دار فانی سے
عالم بالا کی طرف کوچ کر گے انااللہ وانا الیہ راجعون

حج بیت اللہ اور بارگاہ رسالت میں حاضری

مرشد سے جدائی کے بعد حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہ
اپنے حاصل مراد معبود حقیقی کی یاد سے حریم دل کو آباد کرنے لگے اور ایک مخصوص
مقام پر ذکر جان جاناں میں محو و مستغرق ہو گئے آپ نے ایسی گوشہ نشینی اختیار
فرمائی کہ دنیا کہ تمام چیزوں سے قلب پاک معری ہو گیا آپکا باطن خالی اور مصفی ہو گیا
اور دنیا و آخرت سے مجرد ہو گے تجلیات ربانیہ کی ہمراہی اور مشاہدات حقانیہ کی
ہمنواء میں ایک طویل عرصہ گزر گیا ایک رات وارفتگی شوق کے عالم میں تھوڑی
دیر کے لیے آنکھوں کے دریچے بند ہوئے تھے کہ خواب میں مصطفے جان عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ مبارک جلوہ افروز ہوئی اور ایک شیریں آواز کانوں میں
گونج اٹھی کہ "بدیع الدین تیری مرادوں کے حصول کا وقت قریب آگیا ہے" گنبد
خضری کے مکین رحمۃ للعالمین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرا انتظار فرمارہے ہیں
آنکھیں کھلی تو دل کی دنیا میں مسرتوں کا طوفان برپا تھا وارفتگی شوق احساس و
وجدان پہ چھاتی جلی گئی لیکن خرد نے سرگوشی کی کے اے شوق مچل 'اے پاوں

ٹھہر' اے دل کی تمنا خوب تڑپ آپ نے رہوار شوق کو خانہ کعبہ کی طرف موڑ دیا موسم حج شروع ہو چکا تھا فریضہ حج و زیارت ادا کیا جب جمال الٰہی کی تجلیوں کے فروغ سے قلب دروں کندن ہو گیا تو دل بیتاب پر مدینہ منورہ کے احساسات چھاتے چلے گئے وہ سرزمین جسکے نام کو سنکر اہل ایمان کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں وہ نورانی گلیاں جن میں جاروب کشی کے لیے آنکھیں اور پلکیں آرزومند رہتی ہیں مسجد نبوی شریف کے وہ معطر منقش ستون جنہیں تصویروں میں دیکھ کر ہی احساس وجدان سجدہ ریز ہو جاتے ہیں وہ گنبد خضریٰ جس میں سے نور کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر ساری کائنات کو روشن کرتی ہیں اب وہاں کی حضوری رسائی اور بایابی کی دھن میں پائے شوق وارفتہ و تندرو ہو جاتا رہا ہے جوں جوں منزل مقصود قریب آرہی ہے دل و دماغ اور روح کی تمام حسیات پر ادب واحترام کا رنگ غالب ہو جاتا رہا ہے مقدر کی باریاب سے در حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ حضوری ہوتی ہے یہ اللہ کے حبیب صلی اللہ عیہ وآلہ وسلم کا آستانہ ہے یہاں خلقت کا ہجوم رہتا ہے یہاں تو شہنشاہ بھی گدا بن کے آتے ہیں یہ مقام تو فہم وادراک کی منزل سے بھی بالاتر ہے یہاں شرمساری کے جلووں میں امیدوں کا دیا جلتا ہے اضطراب کے پس پردہ چین و سکون کی ہوا چلتی ہے وہ ادھر دائیں ہاتھ کو منبر نبوت ہے اور وہ

ریاض الجنۃ یہاں قدم قدم پر انوار رحمت سجدہ ریز ہیں نور و نکہت کی زمین پر چاند سورج اور ستارے دست بستہ نور کی خیرات کے لیے کھڑے ہیں دن رات کی کسی گھڑی میں ایک پل کے لیے بھی یہ جگہ خالی نہیں رہتی ہے دیوانے اور مستانے یہاں دھونی رمائے رہتے ہیں بیک وقت ستر ہزار فرشتے درود و سلام کے نغموں کے ساتھ یہاں چکر لگاتے رہتے ہیں اہل محبت کا یہاں ہر دم ہجوم رہتا ہے اللہ ھو کی بازگشت فضا کو گرمائے رہتی ہے یہاں کا ایک سجدہ ہزاروں سجدوں پر بھاری ہوتا ہے حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ بارگاہ رسالت میں باریاب ہیں دل کی بیتابی کو قرار مل رہا ہے اضطراب شوق پر حصول تمنا کی امیدوں کا غلبہ ہو رہا ہے احساسات پر سکون کی خنکی چھائی ہوئی ہے رات اپنے آخری مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے فجر صادق اپنے اجالے کو کائنات پر بکھیرنے کی تیاری کر رہا ہے کہ اسی اثنا میں رحمت و نور کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نورانیت کے ساتھ عالم مثال میں ظاہر ہوتے ہیں اور اپنے دلبند بدیع الدین قطب المدار کو اپنے دامن رحمت میں ڈھاپ لےتے ہیں قطرہ سمندر سے ملکر سمندر ہونے جا رہا ہے ذرہ آفتاب بن رہا ہے معا شیر خدا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم عیاں ہوتے ہیں بارگاہ رسالت سے حکم جاری ہوتا ہے اے علی اپنے نور نظر کو روحانیت کی

تربیت دے کر اور رجل کامل بناکر میرے پاس لاؤ۔

زندہ شاہ مدار کا نسبت اویسیہ سے مشرف ہونا

تاجدار اقلیم ولایت نے آپکو اپنے آغوش عاطفت میں لیکر آپکے روحانیت کو صیقل فرمایا اور قلب کو متحمل بار ولایت عظمی بناکر بارگاہ رسالت میں پیش کردیا رسول کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم دوبارہ بشمول عواطف فرماکر خانہ نبوت میں اسلام حقیقی تلقین فرمائی اور اپنے جمال جہاں آرا سے آپکے قلب وروح کو مزین فرماکر شرف اویسیت سے ممتاز فرمایا اور ہندوستان جانے کی تاکید فرمائی۔

اویسی کا مطلب

اگرچہ فقیر نے اویسی کی تحقیق اپنی تصنیف "سلسلہ اویسیہ کے ثبوت" میں لکھ دی ہے تاہم قارئین کے ذوق مطالعہ کے لیے واضح کرتا جاؤں کہ !اویسیت کیا ہے ؟اور اسکی شان کتنی نرالی ہے ؟اسکے فہم وادراک کے لیے شاہ سمنان حضرت مخدوم اشراف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں تھوڑی دیر کے لیے حاضری دیتے ہیں ،آپ فرماتے ہیں کے شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ کا گفتہ کہ قومے ازاولیاء اللہ عزّوجل باشندکہ ایشاں کہ رامشائخ طریقت وکبرائے حقیقت اویسیاں نامندکہ ایشاں را درظاہر ہربہ پیری احتیاج بنود زیراکہ ایشاں راحضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در حجرہ عنایت خود پرورش می دہند بے واسطہ غیرے چنانکہ اویس دادہ ایں عظیم مقامی بود وروش عالی ترکرا اینجا رسانند وایں دولت بکہ رونماید بموجب آیت کریمہ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

(لطائف اشرفی ملفوظات حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالی عنہ لطیفہ 14/واں)

شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ولیوں میں سے کچھ حضرات وہ ہیں جنہیں بزرگان دین مشائخ طریقت اویسی کہتے ہیں ان حضرات کو ظاہر میں کسی پیر کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ عنایت میں بذات خود انکی تربیت و پرورش فرماتے ہیں اسمیں کسی غیر کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کو تربیت دی تھی یہ مقام اویسیت نہایت اونچا روشن اور عظیم مقام ہے کس کی یہاں تک رسائی ہوتی ہے اور یہ دولت کیسے میسر ہوتی ہے بموجب آیت کریمہ اللہ تعالی کا مخصوص فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالی عظیم فضل والا ہے۔

مزید فرماتے ہیں حضرت شیخ بدیع الدین المقلب شاہمدار ایشاں نیز اویسی بودہ

اند و بسے مشرب عالی داشتند و بعضے علوم نوادر از ہیمیا وکیمیا و ریمیا ازایشاں معائنہ شد کہ نادر ازیں طائفہ کسے را باشد (لطائف اشرفی فارسی ص 354/مطبوعہ نصرت المطابع دہلی)

ترجمہ۔ حضرت شیخ بدیع الدین ملقب بہ شاہ مدار قدس سرہ،
بھی اویسی ہوئے ہیں نہایت ہی بلند مرتبہ و مشرب والے ہیں
بعض نوادر علوم جیسے ہیمیا سیمیا کیمیا ریمیا انسے مشاہدہ میں
آئے ہیں جو اس گروہ اولیاء میں نادر ہی کسی کو حاصل ہوتا ہے۔

(ف) فقیر اویسی غفرلہ، شاداں و فرحاں ہے کہ نسبت اویسی حاصل ہے اس نسبت میں کیسے کیسے محبوبان خدا شامل ہیں۔

فیضان سلسلہ مداریہ

طریقت وتصوف اور ارشاد و سلوک میں سلسلہ مداریہ ایسا آفتاب جہاں تاب ہے جسکی ضیا پاشیوں سے شرق غرب میں طریقت وتصوف کے تمام سلاسل اور ارشاد و سلوک کے تمام مراکز بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی نہ کسی طور سے صراحتًہ یاضمنًا وابستہ ہیں اور جابجا اسکا اظہار بھی کیا ہے. چونکہ سلسلہ مداریہ صرف چار، پانچ یا چھ واسطوں سے رحمت عالم آفتاب کرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے اس لیے یہ خیر کثیر خیر القرون اور خیر الرسل . رحمت

تمام سیدالانام صلی اللہ علیہ.وسلم سے قریب تر سلسلہ ہے اور فیضان محمدیہ اور برکات احمدیہ کا بہت قریب تقسیم کار ہے اس پر مزید انعام.خاص یہ ہے کہ یہ شرف اویسیت سے بھی ممتاز ہے انہیں خصائص اور امتیازات کیوجہ سے طریقت ومعرفت کی سجادگی پر مسند نشین اہل دل اور اہل نظر نے اس سلسلہ عالیہ قدسیہ کو حاصل فرماکر اپنی کامیابی اور کامرانی کی تکمیل پر مہر لگائی ہے اور اس برکات وحسنات سے اپنے دامن مراد کو پر کیا ہے-

سلسلہ اویسیہ بھی ۔اس طرح سلاسل روحانیہ میں سلسلہ اویسیہ کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ چندواسطوں سے یہ سلسلہ سرکارکریم رحمۃ للعالمین صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے تفصیل کے لیے دیکھیں فقیر کی تصنیف "سلسلہ اویسیہ کا ثبوت"

ذیل میں ان چند سلاسل اولیاء اللہ کا ذکرکرتے ہیں جنھوں نے فقیر معلومات کے مطابق فیضان مداریت سے استفادہ کرکے اپنے منصب کمال پر مہر تصدیق ثبت کئے ہیں-

شیخ حاجی محمد مداری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیدنا شیخ یٰسین جھونسوی قدس سرہ کی کتاب "مناقب العارفین" میں

ہے کہ "حضرت شیخ حاجی محمد مداری رحمتہ اللہ علیہ دو واسطوں سے ملک العارفین حضور سیدنا شاہ بدیع الدین مدار کے خلیفہ تھے۔

بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ

ملک العارفین صفحہ نمبر 125 حضور شیخ الاسلام سیدنا خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ،(پاک پتن شریف) کو بھی سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔

الشجرات الرفاعیہ کتاب سمات الاخیار صوفیاء بہار بحر زخّار ثواقب الآثار تجلیات انوارفی شیوخ بہار مکتوبات شیخ حسین نوشتہُ توحید بحر الحقائق مقصود الطالبین زادالسالکین وغیرہ کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں وبیاں ہوجاتی ہے کہ سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت ہندوستان میں مروج تمام سلاسل عالیات کے مشائخ کے درمیان ہر زمانہ ہر صدی میں موجود پائی گئی ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ پر فیضان مداریت

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہ العزیز کہ ذات گرامی ہندوپاک کے مسلمانوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہے پورا عالم اسلام آپکے علم وفضل کا قائل ہے طریقت وتصوف میں آپ اعلی مدارج پر فائض

تھے-آپکے مکتوبات آپکی عبقریت پر حجت ہیں-بزرگان دین کے جن سلاسل عالیات میں آپکواجازت وخلافت حاصل تھی ان میں سلسلہ عالیہ مداریہ بھی خصوصیت کے ساتھ مزکور ہے چناچہ خزینۃ الاصفیا میں ہے کہ:

حضرت شیخ مجدد اجازت وتلقین در سلاسل مثل ھم سلسلہ رفاعیہ و مداریہ کبرویہ وغیرہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ از شیخ عبدالاحد پدر بزرگوار خوداست۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کوسلسلہ رفاعیہ ومداریہ کبرویہ وغیرہ میں تلقین فرمانے کی اجازت وخلافت آپکے والد بزرگوار شیخ عبدالاحد قدس سرہ سے ہے"""

(خزینۃ الاصفیا جلد اول ص611/609)

حضرت غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ حضور مجدد الف ثانی امام ربانی کے احوال بیعت اور حصول نسبت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ،

اولاً!بیعت ا. زوالد ماجد خود در خاندان عالی شان چشتیہ، نمودہ بودند واجازت وخلافت ایں خاندان یافتہ بودند بلکہ اوالد بزرگوار اجازت طریق دیگر مثل سہروردیہ، وکبرویہ، وقادریہ، وشطاریہ، ومداریہ، ہم یافتہ بودہ اند–

ترجمہ: پہلے اپنے خاندان عالیشان چشتیہ،میں اپنے والد

بزرگوار سے بیعت تھے اور اس خاندان سے آپکو اجازت
وخلافت حاصل تھی بلکہ والد بزرگوار سے دوسرے طرق
سہروردیہ 'کبرویہ' قادریہ 'شطاریہ' اور سلسلہ مداریہ کی بھی
اجازت وخلافت آپکو حاصل تھی۔

(درالمعارف ملفوظات حضرت غلام علی نقشبندی علیہ الرحمہ ص-123-مولف شاہ روف احمد مجددی
مطبوعہ وقف الاخلاص استنبول ترکی)

شجرہ مجددیہ مداریہ

حضرت امام ربانی کا شجرہ مداریہ اس طرح سے ہے "شیخ احمد فاروقی سرہندیان کو اجازت وخلافت حاصل ہوئی انکے والد بزرگوار شیخ عبدالاحد بن زین العابدین سے انکو اپنے پیرو مرشد شیخ رکن الدین سے انکو اپنے والد ماجد شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے انکو اپنے پیرومرشد درویش محمد بن قاسم اودھی سے انکو سید بڈہن بہرایچی سے انکو اپنے والد ماجد سید اجمل بہرایچی سے انکو حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالی سرہ سے۔(تذکرہ المتقین)

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی

غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ النورانی

ایک سفر میں آپ کے ساتھ رہے اور فیوض و برکات حاصل کئے۔

(لطائف اشرفی حصہ دوم فارسی صفحہ 64)

حضرت مولانا ابوالفضائل محمد نظام الدین غریب یمنی لطائف اشرفی میں ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شاہ مدار نے سید اشرف جہانگیر سمنانی کو خرقہ بھی عطا فرمایا تھا اور اس کے علاوہ بہت سے روحانی انعامات بھی فرمائے اسی لئے سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ان کا بے حد احترام کرتے تھے ان دونوں حضرات میں بڑی محبت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب سفر کے اختتام پر ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے تھے تو سید اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت شاہ مدار کی آنکھیں پرنم تھیں۔

سلسلہ قادریہ برکاتیہ پر فیضان مداریت

الحمدللہ فقیر سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں حضور سیدی مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفی رضا خان شہزادہ اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کے ذریعے داخل ہے ہمارے بزرگوں نے بالواسطہ براہ راست اور بنوع دیگر کئی کئی طریقوں سے سلسلہ عالیہ قدسیہ بدیعیہ مداریہ کا فیضان حاصل کیا ہے اور سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت سے ماذون ممتاز ہو کر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا اور اپنے

بزرگوں کی سیرت وسوانح کی کتابوں میں اسکا برملا اعلان بھی فرمایا ہے۔

حضرت شاہ جمال الاولیاء کڑوی پر فیضان مداریت!

سلسلہ مداریہ کا نعرہ دم مدار بیڑاپار۔

دم مدار اصل میں دمِ مدار ہے (اضافت کے ساتھ) کثرت استعمال سے دم کا زیر گر گیا دم مضاف اور مدار مضاف الیہ ہے چونکہ ترکیب اضافی میں مضاف ہی مقصود ہوتا ہے اس لئے دم مدار میں دم ہی مقصود و مراد ہے دم کئی معنوں میں مستعمل ہے مثلاً طاقت، ہمت ، حوصلہ سانس،وقت اور اصطلاح صوفیہ مداریہ میں لوگوں کے اختلاف واحوال کے وجہ سے دم مختلف ومعانی ومطالب کیلئے مستعمل ہے عوام جب کسی مصیبت ، پریشانی میں گرفتار ہوتے ہیں یاگرتے پھسلتے ٹھوکر کھاتے ہیں یادشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسوقت دم مدار بیڑاپار کہتے ہیں جیسے بوقت مشکل بولتے ہیں یا اللہ خیر ،یارسول اللہ۔،یاعلی۔،یا غوث المدد،یونہی دم مدار بیڑاپار بھی کہتے ہیں جس سے ان کا مطلب ہوتا ہے مدد قطب المدار کی سالکین طریقت جب طریقت وسلوک میں دم مدار کہتے ہیں تو اس سے واقف اسلام حقیقی قاسم فیضان اویسیہ حضور سیدنا مدارالعالمین کی توجہ مراد ہوتی ہے جو بیک دم حجابات کو اٹھاکر عرفان کی دولت سے نواز دیا کرتے ہیں فقراء مداریہ میں

جب باہم ملاقات کرتے ہیں تو ایک . دوسرے کو یوں تلقین کیا کرتے ہیں حق اللہ محمد مدار جس سے یہ تلقین مقصود ہوتی کہ اطیعو اللّٰہ واطیعوالرسول اولی الامر منکم کے مطابق اللہ ،رسول (صلیٰ اللہ علیہ آلہٖ وسلم) اور شیخ مرشد کا حق ادا کرتے رہو،،سامعین دم مدار بیڑا پار زندہ شاہمدار یا دم پیر شاہمدار کہہ کر جواب دیتے ہیں جس سے انکی غرض ہوتی ہے کہ ہم ہم دم اتباع مدار میں مشغول ہیں اور مدار پاک کی اتباع رسول پاک (صلیٰ اللہ علیہ آلہٖ وسلم) کی اطاعت ہے اور رسول اللہ (صلیٰ اللہ علیہ آلہٖ وسلم) کی اطاعت در اصل خدا ہی کیا اطاعت ہے جیسا کہ حضرت مولانا عبدالباسط قنوجی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمایا۔

ویزید بعضهم لفظ الحق بفتح القاف ویقول حق اللّٰه محمد مدار فتقدیر ہ ادواحق اللّٰه بمعرفته وحق محمد باطاعته وحق المدار بمتابعته .فیجب المخاطب یقوله دم مدار زیادة لفظ الدم المسعملة فی الفارسیة بمعنی الساعة ای انا مشتغل فی کا ساعة ولمحة بحفظ متابعة الشیخ لان الشیخ فی قومه کالنبی فی امة فمتابعة اطاعه الرسول واطاعة الرسول معرفة المولی (بحواله تذکره المتقین)

اور بعض لوگ لفظ حق کا اضافہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں حق اللہ محمد (صلیٰ اللہ

علیہ آلہٖ وسلم) مدار پس اسکی مراد ہوتی ہے اللہ کا حق ادا کرو اسکی معرفت سے اور محمد رسول اللہ (صلیٰ اللہ علیہ آلہٖ وسلم) کا حق ادا کرو انکی اطاعت سے اور مدار کا حق ادا کرو انکی متابعت سے پس مخاطب جواب دیتا ہے اس قول سے دم مدار لفظ دم کی زیادتی کے ساتھ جو فارسی میں ساعت کے معنی میں مستعمل ہے یعنی میں ہر گھڑی ہر لمحہ متابعت شیخ کی حفاظت میں مشغول ہوں اس لئے کہ شیخ اپنی قوم میں ایسے ہیں جیسے اپنی امت نبی میں اور شیخ کی متابعت اطاعت رسول (صلیٰ اللہ علیہ آلہٖ وسلم) ہی ہے اور اطاعت رسول معرفت مولی ہے۔

الغرض اصطلاح صوفیہ میں موقعہ ومحل کے لحاظ سے دم مدار کے مختلف معانی ہیں مثلا مدار کی روشنی مدار کی پشت پناہی مدار کا فیضان ، مدار کی قربت ، مدار کی توجہ ، مدار کی نظر ، مدار کی رہبری ، مدار کا وسیلہ مدار کے انفاس وغیرہ .. اب دم مدار بیڑا پار کا مطلب واضح ہو گیا یعنی جسے مدار کی روشنی مدار کی پشت پناہی ، مدار کا فیضان مدار کی قربت مدار کی توجہ اور مدار کی رہبری مل گئی مدار کا وسیلہ مل گیا اسکا بیڑا پار ہے اسکی پریشانیاں دور ہیں الحمد للہ ہم اہلسنت ہیں اور یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ وہ تمام ندائیں جن میں کوئی نبی یا ولی

منادی ہو چاہے نعرہ یارسول اللہ ہو یا نعرہ حیدری ، دم مدار بیڑا پار کا نعرہ ہویا

ندائے یاغوث دستگیر یاخواجہ غریب نواز کی دہائی سب کے سب جائزو مستحسن اور ثابت بالکتاب والسنۃ ہیں انبیاکرام اولیاء عظام کو اللہ تعالی نے اختیارات وتصرفات عطافرمائے ہیں اور انہیں خلق خدا کوفیض رسانی اور حاجت برابری کاذریعہ ووسیلہ بنایاہے۔ وہابیہ نجدیہ اس کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں جو ان کی جہالت ہے ۔اس کی مزید تحقیق کے لیے فقیر کی تصانیف "ندائے یارسول" اور شیأًاللہ کا ثبوت "اولیاء اللہ اورمن دون اللہ میں فرق " کا مطالعہ کریں ۔ (فقیراویسی غفرلہ،)

ہندمیں آمد اوورسلسلہ فیض۔ حضرت زندہ شاہ مدارقدس سرہ، مکن پور شریف ضلع کانپور صوبے اتّرپردیس، ہندمیں ۸۱۸ھ ھجرمیں تشریف لائے۔ اور گجرات میں بھی قیام فرمایایہیں سے تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت دیکھائی اور لاکھوں کودائرہ اسلام کیااس کے بعد مختلف شہروں میں قیام رہااور ہرجگہ رشدوہدایت کا سلسلہ جاری رہاآپ سخت ریاضت ومجاہدہ کرتے تھے عبادت اور ریاضت اور تقویٰ وپرہیزگاری کی وجہ سے آپ کے چہرے ہر ایسانور تھاکہ جوشخص بھی ایک نظر آپ کے رخ انور کودیکھ لیتاگرویدہ ہوجاتا تھااکثرلوگ تو صرف آپ کے چہرے کو دیکھ کر ہی تائب ہوئے اور راہ ہدایت اختیار کی بعض

روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ کے حسن و جمال میں نورالٰہی کی جھلک آتی تھی جس کی وجہ سے دیکھنے والے بے اختیار کلمہ حق شروع کر دیتا تھا۔ اس لئے آپ چہرے پر نقاب ڈالے رہتے تھے۔ آپ کی محفل میں جو بھی آتا آپ کی نظر کیمیا اثر سے تائب ہو کر سچا مسلمان بن جاتا تھا آپ کے خلفاء کی تعداد لاکھوں میں ہے جبکہ مریدین کی تعداد بے شمار ہے روحانیت میں آپ کے بلند مقام کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اکابر اولیاء نے آپ کی صحبت اختیار کی اور فیض حاصل کیا ان میں غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی، قاضی حمید الدین ناگوری، مولانا حسام الدین مانکپوری، قطب اودھ حضرت شاہ مینا، حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغوان ، حضرت ابوالحسن طیفوری ، سید جمال الدین جان من ، حضرت اجمل بہرایچی، قاضی محمود کنتوری، قاضی شہاب الدین دولت آبادی، سلطان ابراہیم شرقی، حضرت قاضی صدر جہاں، حضرت محمد غزنوی، حضرت شاہ بھیکا قنوجی (رحمہم اللہ اجمعین) اور دیگر جلیل القدر بزرگان دین کے اسمائے شامل ہیں۔

خلفاء کرام حضرت زندہ شاہ مدار

براہ راست حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار کے

خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے "طبقات شاہجہانی "اور علامہ ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی کی کتاب "تذکرہ مشائخ عظام "میں تحریر ہے کہ حضرت زندہ شاہ مدار نے کافی طویل عمر پائی اس لیے آپ کے مریدین اور خلفا کا شمار غیر ممکن ہے۔

مستند کتاب بحر ذخار "تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیاء جونپور "وغیرہ میں حضرت مدار پاک کے بہت سارے خلفا کے حالات تحریر ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ سلسلہ مداریہ انتہائی فیض رساں سلسلہ طریقت ہے اس سلسلہ کے جاری وساری ہونے پر بہت سارے علماء اہلسنت ومشائخ طریقت کی کتابیں شاہد ہیں، ان میں سے چند کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں "مناقب العارفین "سمات الاخیار "مردان خدا "تواریخ آئینہ تصوف "کنزالسلاسل "گلستان مسعودیہ "رسالہ قطبیہ "مرأۃ مسعودی "اخبارالاخیار "مقالات طریقت "نزہتہ الخواطر "تذکرہ مشائخ بنارس "تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ "حیات اعلحضرت "الاجازت المتینہ "تاریخ مشائخ قادریہ "تذکرہ آبادانیہ "الشجرۃ الرفاعیہ "ان کتابوں کے علاوہ کئی درجن کتابیں آج بھی موجود ہیں جس سے سلسلہ مداریہ کی ہمہ گیریت اور اجراء کا پتہ چلتا ہے لہذا بلا شک وشبہ سلسلہ عالیہ مداریہ جاری وساری ہے۔ اس سلسلہ عالیہ سے اجلہ اولیائے کرام وابستہ ہیں بس کسی بھی طرح ایک سنی صحیح العقیدہ

مسلمان کو اس سلسلہ عالیہ کے بابت سوخت ومنقطع کی بات کہنا مناسب نہیں۔

قطب المدار کے تصرفات حیات و ممات میں برابر ہیں

صاحب مطلع العلوم ومجمع الفنون ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت بدیع الدین قطب المدار کمالاتش درمملکت ہندوستان شہرت دارد وتصرفات آنجناب درحیات وممات برابر است۔

ترجمہ: قطب المدار کے تصرفات حیات وممات میں برابر ویکساں ہیں۔

(مطلع العلوم ومجمع الفنون)

وہ چار بزرگ ہیں جو مثل احیاء کے تصرف کرتے ہیں

صاحب مرأۃ الاسرار شیخ عبدالرحمن چشتی فرماتے ہیں کہ مرأۃ الاسرار کی تصنیف کے بارہ سال کے بعد 1065ہجری میں زیارت حضرت پیر ودستگیر معنوی خواجہ بزرگ معین الحق والدین چشتی قدس سرہ سے دوچار ہوا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تم کو چار مرد صاحب ولایت وصاحب تصرف کے درمیان جگہ دی ہے جو قیام قیامت تک اپنی قبور میں مثل احیاء زندہ کی طرح اپنی قبر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمیشہ تمہارے مدد ومعاون رہیں گے۔

1) مغرب کی طرف شیخ بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ عنہ

2)مشرق کی طرف سید اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ

3)شمال میں سید سالار مسعود غازی رضی اللہ رضی اللہ عنہ

4)اور جنوب میں شیخ حسام الدین مانکپوری رضی اللہ عنہ

ان چاروں کے درمیان تم ہمیشہ امن وامان میں رہو گے۔

(بحوالہ سیرۃ الاشرف جلد اول صفحہ 69 مرأۃ الاسرار صفحہ 1252)

قطب المدار دنیا کے چاروں گوشوں میں سیر فرماتا ہے

امام یافعی علیہ الرحمہ الحاوی میں ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں کہ:

القطب الغوث الفردالجامع جعله دائرافی الافاق الاربعة فی افق السماء وقد ستر الله احواله عن الخاصة والعامة غيرة الحق غيرانه يرى عالما كجاهل ابله كفطن تاركا اخذاقريبا بعيداسهلا عسراًامنا حذراومكانته من الاولياء كالتقطة من الدائرةاللتى هى مركز هابه يقع صلاح العالم ۔ (الفتاوى الحديثيه صفحه 322)

ترجمہ: قطب (مدار) جو غوث وفرد کے مقام ومراتب کا جامع ومتحمل ہوتا ہے اس کو اللہ تعالی دنیا کے چاروں گوشوں میں

گشت کراتا ہے جیسے آسمان کے چاروں طرف ستارے چکر
لگاتے ہیں اور اللہ تعالی اسکی غیرت داری میں اسکے احوال
کوخاص وعام سے پوشیدہ رکھتا ہے وہ عالم ہونے کے باوجود
ناخواندہ لگتاہے وہ ذہین ہوتے ہوئے بھی کم فہم معلوم ہوتا ہے
دنیا سے بے نیاز ہوکر بھی کچھ دور سا لگتا ہے دردمند ہوتے
ہوئے بھی تنگدل جان پڑتا ہے بے خوف ہونے کے باوجود
سہما سہما محسوس ہوتا ہے اولیاء اللہ میں اسکا مقام ایسا ہے جیسے
دائرہ کے مرکز نقطے کا اسی پر عالم کی درستگی کا دارومدار ہوتا ہے۔

اس عبارت سے حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی ایک اجمالی سوانح عمری ہے تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے آفاق عالم کی سیر فرمائی ایشیا، یورپ، امریکہ ،افریقہ اور آسٹریلیا گویا کہ پوری دنیا کے اکثر مقامات پر آپکے چلہ جات آپکے خلفاء کے مزارات اور آپکے نام سے منسوب دیگر نشانیاں آپکی عظمتوں کی یادگار ہیں حق تعالی نے اپنی غیرت کی قبا میں آپکے احوال کو اتنے جتن سے مستور فرمادیا ہے۔چونکہ آپ نسبت اویسی کے بھی حامل ہیں اویسی ہوتا ہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو اس کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "ذکر اویس" میں لکھ دی

ہے۔

ملنگ کسے کہتے ہیں؟؟؟

ہمارے معاشرہ کی لاعلمی ہے یا جہالت کہ آج ہر کڑے پہنے اور اپنی حالت کو بے حال بنانے اور لباس گندہ پہنے والے نشئی کو ملنگ کہتے ہیں "استغفر اللہ" حالانکہ ملنگ اہل تصوف کی اصطلاح ہے ولایت میں اعلیٰ منصب ہے۔ فقیر یہاں عرض کرنا چاہتا ہے۔

لفظ ملنگ اسی "سلسلے کی اصطلاح ہے فیروز اللغات میں لکھا ہے کہ ملنگ سلسلہ مداریہ سے وابستہ ہوتے ہیں اور مشاہدہ ہے کہ ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا علاقہ ہو گا جہاں ملنگانِ پاکباز کی ڈیریاں اور ان سے منسوب نشانیاں نہ ہوں

مزید جانکاری حاصل کرنے لئے ان کتب کا ضرور بالضرور مطالعہ کریں ان شاء اللہ عزوجل علم میں اضافہ ہو گا۔

اخبارالاخیار، گلستان مسعودیہ، تذکرۃ الکرام، مرآۃ مسعودی، طبقات شاہجہانی، ناصرالسالکین، سیرالاخیار، الشجرات الرفاعیہ، تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور، اصول المقصود، بدایوں قدیم وجدید، تنویرالعین، مدار اعظم، تذکرۃ المتّقین، مقالات طریقت، جواہرہدایت عبدالقدیر میاں، شاہ برکت اللہ

حیات اور علمی کارنامے، الاجازۃ المتینہ، تاریخ مدار اعظم، فیضان اولیاء، ضرب یداللّٰہی، سعی آخر، النوروالبہافی اسانیدالحدیث، حیات اعلحضرت، تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، تاریخ مشائخ قادریہ، تذکرہ علماء ہند، تذکرہ اکابر علمائے اہلسنت، فضائل اہلبیت اطہار، کلیات امدادیہ، فصول مسعودیہ، مطلوب الطالبین، تذکرۃ الفقراء، تحفۂ چشتیہ، خم خانۂ تصوف، نصیبۃ الابرار، نقاء السلافہ، اشجارالبرکات، بحر ذخار، کشف المحجوب، مشائخ گورکھپور، مکتوبات امام ربانی، مفتاح التواریخ، تذکرہ سیداحمد باد، فتاوی مصطفویہ، تحفظ عقائد نمبر، سوانح اعلیحضرت، معارف مثنوی، مایاجگت ہندی پتریکا، لطائف اشرفی، منہاج الطریقہ، سبع سنابل، شرح المطالب والدین مصطفی، تذکرہ علمائے بستی، معارف شارح بخاری، عوارف المعارف، بحرالمعانی، مرآۃ الاسرار، منتخب العجائب، خوابوں کی بارات، مکتوبات قلمی حضور سیدالعلماء، ماہنامہ سلسلہ مکنپور شریف، رسالہ الامداد، تاریخ پورنیہ، صحائف اشرفی، سوانح باباکمال شاہ وغیرہ۔

وصال مبارک۔ وصال سے دس دن قبل 7 جمادی الاول 838 ہجری کو آپ نے خطبہ دیا جس میں فرمایا!

حضرت خضر علیہ السلام کے مجھ پر احسانات ہیں وہ میرے مقام استمرار

(ہیشگی) پر بضد ہیں کہ یہ خلعت خاص میرا ہے میں ان سے انکار نہیں کر سکتا لہذا میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے آپ نے وصال کے بعد کے حالات پر اکشافی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا، میرے خلفاء دنیا کے ہر گوشے میں موجود ہیں ایک دور ایسا آئے گا کہ میرے دوستوں کو سخت امتحان سے گزرنا ہوگا جو بچیں گے وہ صاحب ایمان ہوں گے اور ان کی شفاعت کا وعدہ میرے نانا حضور ﷺ نے کیا ہے پھر قدرت ایسے لوگ بھیجیں گے جو گمشدہ امانت کو جو بکھری پڑی ہوگی اور معدوم ہوگئی ہوگی اس کو

فراہم کریں گے وہ حق پر ہوں گے وغیرہ یہ خطبہ حجت المدار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حی المدار، اسرار بدیع، جمال بدیع اور متعدّد کتب کی روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار چار سو چالیس خلفاء و مریدین کی موجودگی میں خطبہ دیا تھا اور اسی روز ایک ہزار چار سو بیالیس مریدین کو خلافت سے سرفراز کیا تھا۔ (ماہنامہ ترجمان اہلسنت جلد 12 شمارہ 10 صفحہ 265)

17 جمادی الاول 838 ہجری کو آپ نے مکن پور انڈیا میں وصال فرمایا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

آپکی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ آپکے مرید و خلیفہ علامہ شیخ حسام

الدین سلامتی جونپوری قدس سرہ نے پڑھائی۔

مزار پرانوار کی تعمیر تزئین۔

مزار مقدس پر سلطان ابراھیم شرقی نے دیدہ زیب عمارت تعمیر کرواکر خراج عقیدت پیش کیا اس آستانۂ فیض رساں پر سلطان ظہیرالدین بابر جلال الدین اکبر نورالدین جہانگیر شاہجہاں اورنگ زیب عالمگیر نصیرالدین ہمایوں شیر شاہ سوری اور بہت سارے سلاطین زمانہ نے حاضر ہوکر جبینِ عقیدت خم کی ہے۔

☆سلطان ابراہیم شرقی جو کہ آپ کے خلیفہ ہیں مزار شریف اور قبا مبارک او راس کے اطراف میں چہار دیواری تعمیر کرائی۔ بادشاہ عالمگیر اورنگ زیب علیہ الرحمہ و برادر عزیز داراشکوہ میں جب کہ جنگ ہوئی تو ظفر مندی و کامیابی کے سلسلے میں اورنگ زیب نے بارگاہ مدارالعالمین میں عرضی پیش کی تھی بطفیل اولیائے مدار اورنگ زیب کا کامیابی حاصل ہوئی جس کو داراشکوہ کا وزیر نعمت خاں علی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے دوبارہ اورنگ زیب بارگاہ مدارالعالمین میں حاضر ہوئے اور ایک رباعی پیش کی۔

بیا کہ اوج کمالات راظہور اینجاست۔ بیا کہ مرجع ہر قیصر و قصور اینجاست

جناب اقدس شاہنشہ مدار جہاں۔ بپائے دیدہ بیاؤبیں کہ نورا یجاست

ترجمہ۔ ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اس جگہ۔ امید گاہ شاہ تونگر ہے اس جگہ
آنکھوں کے بل جوار مدار جہاں میں آؤ۔ دیکھو کہ نور خالق اکبر ہے اس جگہ اور
آپ کے قبا مبارکہ کے دروازوں میں سنگ مرمر کی جالیاں نصب کرائیں اور جامع
مسجد تعمیر کرائی کنوئیں بنوائے راستے درست کروائے۔

(فضائل اہلبیت اطہار و عرفان قطب المدار صفحہ 209)

عمر مبارک

حضرت قطب مدار سرکار زندہ شاہ مدار نے چھ سو سال سے زائد عمر پائی
لاکھوں خلفاء اور بے شمار مریدین چھوڑے مزار مبارک نواح قنوج میں موضع مکن
پور ہے۔ ہر سال آپ کا عرس ۱۷ جمادی الاُولیٰ (اسلامی کیلنڈر کے مطابق) مدار
کے چاند میں ہوتا ہے۔

قطب کا لغوی معنی

حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہ،۔ قطب مدار "قطب اقطاب ہیں اس لیے
فقیر لفظ "قطب "لفظی تحقیق ضروری سمجھتا ہے لغت عرب میں قلب چکی کے کیل
کو کہتے ہیں جس پر چکی گھومتی ہے۔ مدار کا معنی 'سردار قوم، زمین کی محور کا کنارہ،
ایک ستارہ کا نام بھی ہے جس سے قبلہ کا تعین کرتے ہیں۔

قطب کا اصطلاحی معنی

قطب اسکو کہتے ہیں جو عالم میں منظور نظر حق تعالی ہو ہر زمانہ میں اور وہ بر قلب اسرافیل علیہ السلام ہوتا ہے۔(الدرالمنظم 50، لطائف اشرفی)

اقطاب کی برکت سے عالم محفوظ ہوتا ہے

حضرت شیخ اکبر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ کے باب تین سو تراسی میں لکھتے ہیں کہ قطب کے سبب سے اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہے کل دائرہ وجود کو عالم کون وفساد سے اور امامین کی وجہ سے عالم غیب وشہادۃ کو اور اوتاد کی وجہ سے جنوب وشمال کو اور مشرق ومغرب کو اور ابدال کی وجہ سے اور ولایتوں کو محفوظ رکھتا ہے اور قطب الاقطاب سے ان سب کو کیونکہ وہ تو وہ شخص ہے جس پر سارے عالم کا امر دائر ہے۔

ایک قطب کے تصرف کی حد کیا ہے

سید الاولیاء شہنشاہِ بغداد حضور سرکار غوث پاک عبدالقادر جیلانی قطب ربانی شیخ صمدانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اقطاب کے لیے سولہ عالم ہیں اور ہر عالم ان میں سے اتنا بڑا ہے جو اس عالم کے دنیا و آخرت دونوں کو محیط ہے مگر اس امر کو سوائے قطب کے کوئی نہیں جانتا۔(الدر المنظم فی مناقب غوث اعظم صفحہ 58)

قطب المدار کی حاکمیت

فقیر نے حضرت خواجہ غلام فرید کوریجہ (کوٹ مٹھن شریف) کے ارشادات فریدی (قلمی) کے مطالعہ کے دوران قطب المدار کے متعلق دیکھا کہ

اقطاب جتنے ہوتے ہیں سب قطب المدار کے محکوم وماتحت ہوتے ہیں اور یہ بارہ اقطاب جن کا ماسبق میں ذکر ہوا وہ قطب المدار کے محکوم ہوتے ہیں اور اب بارہ قطبوں میں سے سات ہفت اقلیم کے ہیں یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب اور پانچ قطب یمن کی ولایت میں رہتے ہیں انکو قطب ولایت کہتے ہیں قطب عالم یعنی قطب مدار کا فیض اقطاب اقالیم پر وارد ہوتا ہے اور اقطاب اقالیم کا فیض تمام اولیاء پر جاتا ہے اور یہی طریقہ قیامت تک رہیگا۔(مرۃالاسرار اردو صفحہ 938)

قطب علوم اسرار کا عالم ہوتا ہے

شیخ عبدالوہاب شعرانی الیواقیت والجواہر کے پینتالیسویں باب میں لکھتے ہیں کہ شیخ اکبر فتوحات کے باب دوسو پچپن میں لکھتے ہیں کہ قطب اپنی قطبیت میں قائم نہیں رہ سکتا تاوقتیکہ اسکوان حروف مقطعات کے معانی معلوم نہ ہوں جو اوائل سور قرآنی میں ہوتے ہیں۔

(بحوالہ الدرالمنظم)

مراتب اقطاب

گزشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے کہ ولایت کے چار مرتبے ہیں (1)صغری (2)وسطی (3)کبری (4)عظمی اور ان چاروں کے ہر مرتبے میں تین تین مقام ہیں (1)بدایت (2)وسط (3)نہایت اسی طرح اقطاب کے بھی مختلف مقامات ومراتب ہیں چناچہ سیدنا سید نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ اپنی تصنیف "بحر المعانی" میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ولی یعنی قطب ترقی کرتا ہے تو قطب ولایت ہوجاتا ہے اور قطب ولایت ترقی کرکے قطب اقلیم اور قطب اقلیم ترقی کرکے قطب عالم ہوجاتا ہے اور قطب عالم ترقی کرکے عبد الرب کے مرتبے پر جو وزیر چپ قطب الارشاد ہوجاتا ہے اور قطب اقلیم ہی کو قطب ابدال بھی کہتے ہیں پھر تیسری مرتبہ یہ قطب الارشاد ہوجاتا ہے اور قطب الارشاد ترقی کرکے مقام فردانیت میں پہنچ جاتا ہے الغرض قطب عالم کو اختیار ہے اگر چاہے تو اقطاب کو قطبیت سے معزول کردے۔

اس عبارت سے اقطاب کے مراتب ودرجات میں ترقی صاف ظاہر ہے مزید برآں قطب زہاد 'قطب عباد 'قطب عرفا 'قطب متوکلاں وغیرہ بھی اقطاب کے درجات ہیں جیسا کہ فصل الخطاب میں ہے اور حضرت مولانا عبد الرحمن جامی علیہ

الرحمہ والرضوان نفحات الانس میں حضرت احمد جام کے احوال میں لکھتے ہیں کہ وہ قطب اولیاء تھے اور قطب اولیاء تمام ربع مسکوں (پوری زمین) میں ایک ہوتا ہے جسکو قطب ولایت کہتے ہیں اور اس کو قطب جہاں اور جہاں گیر عالم بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے ماتحت کے کل اقسام ولایت کا قیام اسی کے وجہ سے ہوتا ہے۔
(نفحات الانس علامہ جامی)

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قطب ولایت کو قطب اولیاء قطب جہاں اور جہاں گیر عالم کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

کیا قطب عالم صاحب زماں قطب الاقطاب اور قطب المدار ایک ہی شخص کے نام ہیں؟

اسی طرح قطب عالم صاحب الزماں قطب الاقطاب قطب اکبر قطب الارشاد اور قطب المدار کے بارے میں کیا جاتا ہے کی یہ سب ایک ہی شخص کے نام والقاب ہیں چناچہ سید السادات سید باسط علی قلندر قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں کہ قطب الارشاد قطب الاقطاب اور قطب العالم اور صاحب زماں اور قطب المدار ایک شخص کے نام ہیں جو بالاصالت عرفان کی کنجی ہے اور اقطاب کے در اصل موصل الی اللہ ہیں وہ نیابت میں قطب الاقطاب کے رہتے ہیں اور اس کو

اختیار ہوتا ہے کے وہ چاہے انکو اپنی نیابت میں رکھے یا نہ رکھے۔
(مطالب رشیدی ص 267 الدر النظم فی مناقب غوث اعظم)

بحر المعانی میں ہے قطب عالم ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے اور موجودات علوی وسفلی کا وجود اسکے وجود کے سبب قائم ہوتا ہے اور بوجہ اس کے قطب عالم ہونے کے سبب چیزیں قائم ہوتی ہیں اور بارہ اقطاب اسکے سوا ہوتے ہیں اور قطب عالم کو حق تعالی سے بے واسطہ فیض پہنچتا ہے اور اسی کو قطب اکبر قطب الارشاد اور قطب الاقطاب اور قطب المدار بھی کہتے ہیں۔ (کذالک فی مرآۃ الاسرار ص 91)

بحر المعانی میں مزید یہ بھی تحریر ہے کہ علامت قطب الارشاد (قطب المدار) یہ ہیں کہ اسمیں نور تمکین نظر آئے جو سبز رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی سرخ رنگ کا اور وہ بے جہت تمام اطراف کو آنکھ کھولے خواہ بند کیئے ہو یکساں دیکھتا ہے۔ اس نور کی حقیقت جاننا خاصہ مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے کیونکہ آپ ہی پر اسکا پرتو پڑا ہے (انتہی کلامہ)۔

اسی طرح تذکرۃ العابدین میں ہے اب یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان تمام گروہوں میں کیا کیا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہوتا ہے۔ دنیا کا کل کارخانہ اللہ جل وشانہ نے اولیاء کرام کی ذات سے وابستہ کیا ہے اور اس گروہ کہ بارہ اقسام ہیں۔ اول ان میں قطب

الاقطاب ہے جسکو قطب العالم بھی کہتے ہیں وہ ایک ہی ہوتا ہے خواہ قطب الارشاد ہو یا قطب المدار اسکے بارہ نائب یایوں کہیے کہ مدارالمہام ہوتے ہیں دوسرا غوث ہے مرتبہ اسکا قطب سے کم ہوتا ہے الخ۔ان عبارتوں سے خوب خوب معلوم ہواکہ اقطاب کے مختلف درجات و مقامات ہیں نیزیہ بھی ظاہر ہواکہ قطب اکبر قطب عالم قطب الاقطاب اور قطب الارشاد وقطب المدار ایک ہی شخص کہ نام ہیں۔ان ناموں میں سے کسی نام سے انکے اوصاف مراتب اور مقامات و مناقب بیان ہوں وہ سب قطب المدار کے اوصاف ومراتب اور مقامات و مناقب ہوں گے۔

سب سے بڑا قطب قطب المدار ہوتا ہے

فقیر نے تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ فیوض الرحمن زیر ایۃ والجبال اوتادا (پ ۳۰) میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق لکھی ہے ملاحظہ ہو۔

کہ ہر زمانے میں ایک قطب ہوتا ہے یہ سب سے بڑا ہوتا ہے اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔قطب عالم قطب اکبر قطب الارشاد قطب مدار قطب جہاں اور جہانگیر عالم عالم علوی اورعالم سفلی میں اسی کا تصرف ہوتا ہے اور

سارا عالم اسی کے فیض و برکت سے قائم ہوتا ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہوکر رہے جائے قطب عالم براہِ راست اللہ تعالی سے احکام و فیض حاصل کرتا ہے اور فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے وہ دنیا کے کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے بڑی عمر پاتا ہے نور خام مصطفوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہر سمت سے حاصل کرتا ہے وہ شیخ اکبر فتوحات کے باب دوسوستر میں لکھتے ہیں کے قطب کا نام ہر زمانہ میں عبد اللہ اور عبد الجامع ہے اور اسکی تعریف یہ ہے کہ وہ موصوف باوصاف الہی ہو یعنی بمصداق واتصفوا بصفات اللہ و تخلقوا باخلاق اللہ قطب صفات الہیہ سے متّصف ہوتا ہے اور اخلاق سرمدیہ کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ اس طور پر کے اس میں تمام معانی اسمائے الہیہ پائے جاتے ہیں۔ لطائف اشرفی (مؤلف حضور نظام یمنی رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ قطب کہتے ہیں چند ذاتوں کو جو متفرق آبادیوں میں رہتے ہیں کیونکہ ہر ولایت میں اگر قطب نہ ہو تو آثار برکات اور ظہور حسنات اور قیام دنیاوی ممکن نہ ہو۔

قطب کی وراثت

شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ قطب وہ مرد کامل ہے جس نے وہ چار

دینار حاصل کیے ہوں جس کا ہر دینار پچیس قیراط کا ہو اور ان سے مردان خدا کی کیفیت معلوم کی جاتی ہوں اور چار دینار سے مراد رسول انبیاء اولیاء اور مومنین ہیں اور ان سب کا وارث قطب ہوتا ہے۔

قطب کی شان

شیخ اکبر فتوحات مکیہ کہ باب تین سوا کاون میں رقم طراز ہیں کہ قطب کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس حجاب میں رہتا ہے جو اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان ہوتا ہے اور حجاب مرتے دم تک نہیں اٹھتا اور جب قطب انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالی سے جاملتا ہے۔

ہر زمانہ اور ہر ولایت کے لیے ایک قطب ہوتا ہے

الدرالمنظم میں ہے کہ ہر ہر مقام کی حفاظت کے لیئے وہ گاؤں ہو قصبہ ایک ولی اللہ ہوتا ہے جو اس گاؤں کا قطب کہا جاتا ہے خواہ اس گاؤں میں مسلمان رہتے ہو یا کافر اگر مسلمان موجود ہیں تو ان کی پرورش زیر تجلی اسم ہادی ہوگی اور اگر کافر ہیں تو انکی پرورش زیر تجلی اسم مضّل ہوگی اور یہ دونوں صفتیں ایک ہی ذات کی ہیں۔(الدرالمنظم ص64)

اور فصل الخطاب میں ہے کہ بقول صاحب فتوحات مکیہ اقطاب کی کوئی انتہا

نہیں ہر ہر سمت میں ایک قطب ہوتا ہے جیسے قطب عبّاد، قطب زہّاد، قطب عرفاء، قطب متوکلان وغیرہ۔

اقطاب امم سابقہ

یاد رکھیں کہ اقطاب سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہر دور میں قطب زماں کا ورود وظہور ہوا ہے۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ کے چودھویں باب میں فرماتے ہیں "امم سابقہ کے تمام اقطاب کاملین حضرت آدم علیہ السلام سے عہد مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک کل پچیس ہوئے ہیں اللہ تعالی نے مشہد قدس میں کہ جو مشاہدہ برزخیہ ہے ان سے میری ملاقات کرائی اس وقت میں شہر قرطبہ میں تھا اور وہ پچیس یہ ہیں۔

(1) فرق (2) مداویالکلوم (3) بکاء (4) مرتفع (5) شفاء الماضی (6) ماحق (7) عاقب (8) منحور (9) سجر الماء (10) عنصر الحیات (11) شرید (12) صائغ (13) راجع (14) طیارہ (15) سالم (16) خلیفہ (17) مقسوم (18) حی (19) راقی (20) واسع (21) بحر (22) مصف (23) ہادی (24) اصلح (25) باقی۔

وہ اقطاب جو انبیاء علیھم السلام کے قلب پر ہیں

شیخ عبدالرحمن چشتی بحوالہ فتوحات مکیہ نقل فرماتے ہیں بارہ اقطاب ایسے ہیں
جو بعض انبیاء علیھم السلام کے قلب پر ہیں جس میں پہلا قطب حضرت نوح علیہ
السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ یاسین شریف ہے دوسرا قطب حضرت
ابراھیم علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ نصر اذاجاء نصراللہ ہے چوتھا
قطب حضرت عیسی علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ فتح ہے۔پانچواں
قطب حضرت داؤد علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ الزلزال ہے ۔ چھٹا
قطب حضرت سلیمان علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکاورد سورہ واقعہ ہے ساتواں
قطب حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ بقر ہے۔آٹھواں
قطب حضرت الیاس علیہ السلام کے کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ کہف نواں
قطب حضرت لوط علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ نمل ہے دسواں
قطب حضرت ہود علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ انعام ہے گیارواں
قطب حضرت صالح علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکا ورد سورہ طہ ہے بارہواں
قطب حضرت شیث علیہ السلام کے قلب پر ہے اسکاورد سورہ ملک ہے اور قطب
المدار قلب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتا ہے اور بڑے شہر میں ہوتا ہے اسکا

فیض عالم سفلی و علوی پر برابر ہوتا ہے۔

(اردو مرآۃ الاسرار ص 93 شیخ عبدالرحمن چشتی مطبوعہ مکتبہ جام نور دہلی)

تمام اقطاب قطب المدار کے محکوم ہوتے ہیں

اقطاب جتنے ہوتے ہیں سب کے سب قطب مدار کے محکوم و ماتحت ہوتے ہیں اور یہ بارہ اقطاب بھی اور جنکا ماسبق میں ذکر ہوا قطب المدار کے محکوم ہوتے ہیں اور ان بارہ قطبوں میں سے سات ہفت اقلیم کے ہیں یعنی ہر اقلیم میں ایک قطب اور پانچ قطب یمن کی ولایت میں رہتے ہیں۔ انکو قطب ولایت کہتے ہیں ۔قطب عالم یعنی قطب مدار کا فیض اقطاب اقالیم پر وارد ہوتا ہے اور اقطاب اقالیم کا فیض اقطاب ولایت پر آتا ہے اور اقطاب ولایت کا فیض تمام اولیاء پر جاتا ہے اور یہی طریقہ قیامت تک رہے گا۔

(مرآۃ الاسرار اردو ص 938 شیخ عبدالرحمن چشتی مطبوعہ مکتبہ جام نور دہلی)

اپنے ماتحت اقطاب کے تقرر تنزل اور ترقی کے اختیار کا مالک ہوتا ہے

ولی کو معزول کرنا' ولایت کو صلب کرنا' ولی کو مقرر کرنا' اسکے درجات میں ترقی دینا اسی کے فرائض میں ہے۔ وہ ولایت شمس پر فائز ہوتا ہے لیکن اسکے ماتحت اقطاب کو ولایت قمری میں جگہ ملتی ہے قطب عالم اللہ تعالی کے اسم رحمن کی تجلی کا

مظہر ہوتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مظہر خاص تجلی الولایت ہیں قطب عالم سالک بھی ہوتا ہے اور اسکا مقام ترقی پزیر ہوتا ہے حتی کے وہ مقام فردانیت تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ. مقام محبوبیت ہے رجال اللہ میں اس قطب عالم کانام عبداللہ بھی ہے۔

(تفسیر فیوض الرحمن اردو روح البیان اردو ص 12 زیر آیت والجبال اوتادا.. پ ۳۰/)

قطب المدار پر مخلوق کے احوال روشن رہتے ہیں

چونکہ قطب المدار پر خلق کے احوال گردش کرتے رہتے ہیں اس لیے قطب المدار مخلوق کے احوال کو جانتا ہے اور اس پر خلق کی حالت آشکار ہوتی ہے۔ شیخ عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ القطب فی اصطلاح القوم اکمل الانسان متمکن فی مقام الفردیۃ تدور علیہ احوال الخلق

(رسالہ ابن عابدین الشامی ص256)

قطب المدار ولایت کے تمام مقامات واحوال کا جامع ہوتا ہے

صاحب فتاوی شامی علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الخلیفۃ الباطن وھوسید اھل زمنہ سمی قطبا لجمع جمیع المقامات والاحوال ودورانھا علیہ (رسالہ ابن عابدین شامی) خلیفہ باطن جو اپنے زمانے والوں کا سردار ہوتا ہے اسی

کو قطب المدار کہتے ہیں کیونکہ تمام مقامات واحوال کا وہ جامع ہوتا ہے اور تمام مقامات و مراتب اسی کے گرد گھومتے ہیں۔

مرتبہ قطب المدار

شیخ اکبر ابن عربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قطبیت کبری قطب الاقطاب کا مرتبہ ہے کہ جو باطن نبوت آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہ مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کیلئے مخصوص ہے اس لیے کہ آپ صاحب نبوت عامہ ورسالت شاملہ میں سارے عالم کیلئے اور اکملیت کے ساتھ مخصوص ہیں تو خاتما لولایت اور قطب الاقطاب وہی ہو گا باطن خاتم النبوت پر ہوں۔

(فتوحات مکیہ فصل 31 باب 198 بحوالہ الدر المنظم ص 150)

مرتبہ قطب المدار منتہائے درجہ ولایت ہے

صاحب الدر المنظم فرماتے ہیں قطب الاقطاب وہ ہے جس کے مرتبہ سے اعلی سوائے نبوت عامہ کے اور کوئی مرتبہ نہ ہو اسی وجہ سے قطب الاقطاب صدیقوں کا سردار ہوتا ہے (الدر المنظم ص 50)

حضرت سید باسط علی قلندر قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں مقام قطب الارشاد بہت رفیع المنزلت ہے جس آگے اولیاء کا مقام نہیں۔(الدر المنظم 60)

لطائف اشرفی میں شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالی کے فرمان کو اس طرح نقل کیا ہے:

اما القطب وهو الواحد الذی موضع نظر اللّٰہ تعالی من العالم فی کل زمان وجمیع اوان وهو علی قلب اسرافیل علیه السلام والقطب الاقطاب باطن نبوته صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم فلا یکون الالوارثته لا خنصاصه علیه السلام مالا کملیت فلا یکون خاتم.الولایة وقطب الاقطاب الا علی باطن خاتم النبوة

(لطائف اشرفی نقل از فتوحات مکیہ فصل 31/باب 198)

یعنی قطب. وہ ہے جو عالم میں منظور نظر الٰہی ہوتا ہے اور وہ ہر زمانے میں ہوتا ہے اور وہ اسرافیل علیہ السلام کے مشرب پر ہوتا ہے اور قطبیت کبری جو قطب الاقطاب (قطب المدار) کا مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ باطن نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہ مرتبہ کمال صرف وارثان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ. وآلہ وسلم کا ہے اس لیئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اکملیت سے مختص ہیں تو خاتم الولایت اور قطب الاقطاب وہی ہو گا جو باطن خاتم النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو۔

جادو سے نجات کا عمل

یہ عمل کئی حضرات سے منقول ہے۔

اگر کسی پر حاسد دشمن نے سحر یا جادو کر دیا ہو۔ یا کسی نے جادو یا کالے علم کی موٹھ چلائی ہو جس کی وجہ سے مسحور بیمار ہو۔ یا جادو کے دیگر بد اثرات مسحور پر ہوں، سب کے لیے یہ عمل خوب کام کرتا ہے۔ مسحور پر سے جادو کے بُرے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور سحر، جادو یا ٹونہ لوٹ کر جادو کرنے والے پر چلا جاتا ہے، منتر یہ ہے:

لو بن دھار۔ بن دھار باندھوں۔ لوہا اگن سار۔ تاب تجاری کیا کرایا بھیجا بھیجایا باندھوں۔ دَم دَم زندہ شاہ مدار اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسحور پر صبح و شام سات سات مرتبہ منتر پڑھ کر دم کیا جائے اور پانی پر دم کر کے پلایا بھی جائے۔ کم از کم سات یوم تک اور زیادہ سے زیادہ اکیس یوم تک۔ ان شاءاللہ تعالیٰ متاثرہ مریض صحت یاب ہو جائے گا اور جادو کرنے والے پر تمام اثرات واپس چلے جائیں گے۔ مگر ضروری ہے کہ کسی بھی چاند یا سورج گرہن میں ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ لیں تاکہ عمل کی قوت قابو میں آجائے۔

فقیر نے چند نشستوں میں یہ مضمون مکمل کیا ہے ادارہ ہے کہ حضرت قطب

عالم زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ، کے تفصیلی احوال پہ کتاب لکھوں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ،

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پنجاب پاکستان

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبدمصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	ازقلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	ازقلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	ازقلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	ازقلم عرفان برکاتی

اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں) — از قلم عرفان برکاتی

مسائل شریعت (جلد 1) — از قلم سید محمد سکندر وارثی

اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا — از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی

مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں — از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی

مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں — از قلم محمد ثقلین ترابی نوری

سفرنامہ عرب — از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق — از قلم زبیر جمالوی

ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت — از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

علم نور ہے — از قلم محمد شعیب جلالی عطاری

یہ بھی ضروری ہے — از قلم محمد حاشر عطاری

مومن ہو نہیں سکتا — از قلم فہیم جیلانی مصباحی

جہان حکمت — از قلم محمد سلیم رضوی

ماہ صفر کی تحقیق — از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین — از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی

شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر — از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

تحریرات بلال — از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلی حضرت — از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی

نگارشات ہاشمی — از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ) — پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل

امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں — از قلم مبشر تنویر نقشبندی

زرخانۂ اشرف — از قلم محمد منیر احمد اشرفی

حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل

کتاب	مصنف
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری وفنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر

ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابو الفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی

سیرت مدارِاعظم

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M ——— O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)